AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 2 Issue 3 (April-June 2025)

عالمگیریت کی حقیقت: اردو ادب اور ثقافت پر اس کے اثرات کا مطالعہ

The Reality of Globalization: A Study of Its Effects on Urdu Literature and Culture

Dr. Muhammad Irfan Ahsan Pasha
Assistant Professor of Urdu, University of Education, Lahore, irfan.ahsan@ue.edu.pk

Hafiz Ijaz Hussain Munir
Lecturer in Urdu, Cadet College, Jhang, hafizijazhussain26@gmail.com

Abstract

Globalization is a term we hear often these days, and it's changing almost everything around us, including the world of literature. This paper takes a closer look at what globalization really means and how it has shaped Urdu literature and culture. While globalization can be a complex concept to understand, this study breaks it down, exploring its impact on the way we express ideas, tell stories, and connect with each other through literature. By looking at both the positive and negative sides of globalization, this paper highlights how it has influenced the themes and narratives in Urdu literature, along with the way cultural traditions have evolved. Ultimately, this paper aims to offer a clearer picture of how globalization is not just an economic or political force, but also a powerful influence on the creative and cultural fabric of Urdu literature today.

Keywords: Globalization, Urdu Literature, Cultural Impact, Literary Transformation, Cultural Exchange

تمہید:

عالمگیریت کا تصور جدید دور کی ایک اہم حقیقت بن چکا ہے، جو نہ صرف عالمی معیشت بلکہ انسانی ثقافت، سماج اور ادب پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔ یہ عمل دنیا کو ایک جغرافیائی، ثقافتی اور سماجی لحاظ سے مربوط کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس کے ذریعے مختلف معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی روابط مستحکم ہوتے ہیں۔ عالمگیریت کی اصطلاح نے ایک نئے عالمی نظام کی بنیاد رکھی ہے، جس میں مختلف قوموں، ریاستوں اور افراد کے درمیان روابط کو مزید مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اردو ادب بھی اس عمل سے متاثر ہونے والے شعبوں میں شامل ہے۔ اردو زبان کی تاریخی جڑیں ہمارے معاشرتی، ثقافتی اور ادبی تناظر میں گہری ہیں، لیکن عالمگیریت کے اثرات نے اردو ادب کی صورت کو بھی بدل دیا ہے۔ اس مقالے کا مقصد عالمگیریت کی حقیقت کو سمجھنا اور اس کے اردو ادب اور ثقافت پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ اس میں عالمگیریت کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جائے گا اور یہ بتایا جائے گا کہ کس طرح عالمی سطح پر پھیلتے ہوئے نظریات، ثقافتیں، اور طرز زندگی اردو ادب میں نئی راہیں کھولنے کا سبب بنے ہیں۔ عالمگیریت نے جہاں ایک طرف ادب کی سرحدوں کو مٹایا ہے اور عالمی ثقافتوں کے درمیان مکالمہ ممکن بنایا ہے، وہاں دوسری طرف اس کے اثرات نے اردو ادب میں کچھ نئی چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔ ان چیلنجز میں ثقافتی شناخت کا سوال، مقامی ادب کے عالمی ادب سے ہم آہنگ ہونے کی ضرورت، اور عالمی ثقافتی تنقید کا اثر شامل ہیں۔ اس مقالے میں ہم ان تمام پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیں گے، تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ عالمگیریت نے اردو ادب کو کس طرح متاثر کیا ہے اور یہ کس سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ اس مضمون کے ذریعے ہم اس بات کی اہمیت کو اجاگر کریں گے کہ ادب، جو کسی بھی قوم کی روح اور شناخت کی عکاسی کرتا ہے، عالمی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں سے کس طرح متاثر ہو رہا ہے اور اس کے نتیجے میں اردو ادب میں کس طرح کے نئے رجحانات ابھر کر سامنے آ رہے ہیں۔

تعارف

عالمگیریت ایک ایسا عمل ہے جس نے دنیا کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے، اور اس کے اثرات ہر شعبہ زندگی میں محسوس کیے جا رہے ہیں، بشمول ادب۔ اردو ادب، جو کہ ایک طویل اور ثقافتی لحاظ سے بھرپور تاریخ رکھتا ہے، بھی اس عالمی عمل سے متاثر ہوا ہے۔ عالمگیریت نے اردو ادب کے اسلوب، موضوعات اور تخلیقی عمل میں تبدیلیاں پیدا کی

CC BY

ہیں، جس کے نتیجے میں نئی ادبی شکلیں اور عالمی ثقافتوں کے اثرات اردو ادب میں در آئے ہیں۔ اس مقالے کا مقصد عالمگیریت کے اثرات کو اردو ادب کے تناظر میں سمجھنا ہے، اور یہ جاننا ہے کہ عالمی سطح پر پھیلتی ہوئی ثقافتی، سماجی، اور سیاسی تبدیلیاں کس طرح اردو ادب کی ترقی اور اس کی روایات کو متاثر کر رہی ہیں۔

عالم گیریت انگریزی اصطلاح Globalization کا اردو روپ ہے۔ انگریزی زبان میں اس کی جڑ Globe ہے جس کے معنی دائروی جسم، کرہ یا ذرا وسیع معنی میں کرہ ارض لیا جاتا ہے۔ Globe سے Global کی اصطلاح وضع کی گئی ہے جس کے معنی دنیا بھر کا، عالم گیر ا کرہ ارض سے متعلق یا سارے زمینی سیارے پر پھیلا ہوا مراد لی جاتی ہے۔ Glaobal کی حالت فاعلی Globalization ہے جس سے مراد کسی چیز کو Global کرنے کا عمل ہے۔ یعنی Globalization کا سادہ ترین مطلب کسی نظریے، فیشن، انداز یا طرز حیات کو پوری دنیا میں پھیلانا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے مراد دنیا بھر میں یکساں کلچر کو فروغ دینا بھی ہے تا کہ دنیا بھر میں رہنے والے انسان ایک ہی طرح کی زندگی گزار سکیں۔ اسی کے دیگر روپ کائناتیت (Universalization) اور بین الاقوامیت (Internationalization) بھی ہیں۔ مختلف اوقات میں ان سے مراد بھی عالم گیریت ہی لیا جاتا رہا ہے۔ گلوبلائزیشن نظریاتی طور پر تین طرح سے روبہ عمل ہوتی ہے۔ اس کے سہ ابعادی اثر و نفوذ کا میلکم واٹرز نے یوں جائزہ لیا ہے:

"The theorem that underpins the new theoretical paradigm of globalization is that: material exchanges localize; political exchanges internationalize; and symbolic exchan ges globalize".2

گلوبلائزیشن ایک ہمہ گیر اصطلاح ہے جس نے بہت تیزی سے دنیا بھر کے سیاسی، سماجی، معاشی، ادبی اور فکری پہلوؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گزشتہ چند سالوں بلکہ تقریبا دو تین دہائیوں سے یہ اصطلاح بین الاقوامی طور پر بہت زیادہ استعمال کی جا رہی ہے اور زندگی کے ہر شعبے پر اس کا اطلاق کیا جا رہا ہے۔ گلوبلائزیشن کی وجہ سے ہر معاملہ اب عالمی معاملہ بن گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم عالمی منڈی، عالمی نظام مواصلات، عالمی کانفرنسوں، عالمی مسائل، عالمی فوائد اور عالمی نقصانات وغیرہ جیسی ترکیبوں سے آشنا ہوئے ہیں۔ دنیا میں جب کوئی نئی صورت حال، نئے علوم اور نئی ایجادات سامنے آتی ہے ں تو ان کے لئے خاص اصطلاحات بھی وضع کی جاتی ہیں۔ مخصوص اصطلاحات کے مقبول ہونے اور رہنے کا ایک خاص زمانہ ہوتا ہے اور اسی طرح اس کے خاص مقاصد بھی ہوتے ہیں جب وہ مقاصد حاصل کر لے جاتے ہیں تو ایسی اصطلاحات صرف لغت کی کتابوں میں محفوظ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مختلف ادوار میں رواج پانے والی یہ اصطلاحات ہر علاقے کے حکمران اپنے مخصوص مفادات کے تحت استعمال کرتے ہیں اور پھر میڈیا کے ذریعے ان اصطلاحات کو اس تواتر کے ساتھ دہرایا جاتا ہے کہ وہ زبان زد عام ہو جاتی ہیں بلکہ بسا اوقات تو یہ اصطلاحات پروپیگنڈہ، انتخابی منشور، نعروں کی صورت بھی اختیار کر جاتی ہیں۔ جیسے پاکستان میں مشرف دور میں "روشن خیالی" اور بعد میں "دہشت گردی" کی اصطلاح کو میڈیا کے ذریعے بہت پھیلایا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی سطح پر یہی حال گلوبلائزیشن کی اصطلاح کا ہے۔ اس اصطلاح کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ کتب لغت اور انسائیکلوپیڈیاز میں اور مختلف علما اور ماہرین کے ہاں اس اصطلاح کی متعین کردہ تعریفات کا جائزہ لیا جائے اور اس کے بعد ان سب کو مد نظر رکھ کر ایک جامع تعریف اخذ کی جائے۔ یہ ایک نسبتاً جدید تر اصطلاح ہے یہی وجہ ہے کہ راقم کی تحقیق کے مطابق اس کا ذکر صرف اکیسویں صدی میں چھپنے والی ڈکشنریوں اور انسائیکلوپیڈیاز میں ملتا ہے۔ بیسویں صدی کی اکثر و بیشتر ڈکشنریوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا کیوں کہ اس وقت تک یہ اصطلاح اپنے موجودہ تناظر اور معانی میں رائج نہیں ہوئی تھی۔

اوکسفرڈ پاپولر ڈکشنری میں سادہ ترین الفاظ میں گلوبلائزیشن کو کسی کاروبارے اادارے کے بین الاقوامی بن جاے کا عمل قرار دیا گیا ہے اور گلوبلائزیشن کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"The process by which a business or organization becomes international۳".

دی نیو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق گلوبلائزیشن روزمرہ زندگی کے تجربات کو یکساں کرنے کے عمل کا نام ہے جن کا تعلق بالخصوص اشیائے صرف اور نظریات سے ہے۔ یہ ایک جدید سرمایہ دارانہ نظام ہے جسے لاسلکی اور انٹرنیٹ جیسے ذرائع ابلاغ اور الیکٹرونی کاروبار کے ذریعے پھیلایا جا رہا ہے، جس سے مقامی روایات اور علاقائی خصوصیات ختم ہو رہی ہیں اور دنیا کو ایک ایسی جگہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں یکساں ثقافت کو فروغ مل سکے۔ دی نیو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Globalization is a process by wich the experience of everyday life, marked by the diffusion of commodities and ideas ,is becoming standardized arround the world"4.

برٹانیکا کنسائز انسائیکلوپیڈیا میں بھی اسی تعریف کو پیش کیا گیا ہے کہ گلوبلائزیشن روزمرہ زندگی کے تجربات کو یکساں کرنے کے عمل کا نام ہے جن کا تعلق بالخصوص اشیائے صرف اور نظریات سے ہے البتہ اس کے عوامل میں بڑھتی ہوئی مواصلاتی اور ذرائع نقل و حمل سے وابستہ ٹیکنالوجی اور خدمات کا اضافہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مشترکہ کاروبار اور تجارتی اتحاد و اشتراک کی وجہ سے ملکی سرحدوں سے باہر نکل جانے والی معاشی سرگرمیاں بھی گلوبلائزیشن کا مظہر ہیں۔عالمی معاہدوں نے کاروبار کو بیرون ممالک میں پھیلانے کا عمل آسان تر کر دیا ہے۔برٹانیکا کنسائز انسائیکلوپیڈیا میں گلوبلائزیشن کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"Process by which the experience of everyday life, marked by the diffusion of comodities and ideas, is becoming standardized around the world. Factors that has contributed to globalization include increasingly sophisticated communications and Transportation technologies and services, mass migration and the movement of people "5

اوکسفرڈ ڈکشنری کے مطابق گلوبلائزیشن وہ عمل ہے جس کے ذریعے کوئی کاروبار یا ادارہ بین الاقوامی بن جاتا ہے یا ایک بین الاقوامی ادارے کے طور پر اپنا سفر آغاز کرتا ہے۔اوکسفرڈ آن لائن ڈکشنری کے مطابق گلوبلائزیشن کی تعریف یوں متعین کی گئی ہے:

"The process by which businesses or other organizations develop international influence or start operating on an international scale"6

ویبسٹر ڈکشنری کے مطابق گلوبلائزیشن آزادانہ تجارت، سرمائے کی آزادانہ ترسیل اور سستی مزدوری حاصل کرکے تیزی سے بڑھتی ہوئی دنیا میں ناگزیر عالمی معیشت کا ڈول ڈالنے کا نام ہے۔مریم ویبسٹر آن لائن ڈکشنری کے مطابق گلوبلائزیشن کی تعریف اس انداز سے کی گئی ہے:

"The act or process of globalizing : the state of being globalized; especially : the development of an increasingly integrated global economy marked especially by free trade, free flow of capital, and the tapping of cheaper foreign labour"7

کولنز ڈکشنری میں گلوبلائزیشن کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ مواصلات میں آنے والے تیزی کے نتیجے میں معاشی اور سرمایہ کارمنڈیوں کو بین الاقوامی طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کا عمل ہے۔کولنز آن لائن ڈکشنری کے مطابق گلوبلائزیشن کی اصطلاح کا مطلب ان الفاظ میں واضح کیا گیا ہے:

"The process enabling financial and investment markets to operate internationally, largely as a result of deregulation and improved communications.....the emergence since the1980 s of a single world market dominated by multinational companies, leading to a diminishing capacity for national governments to control their economies......the process by which a company, etc, expands to operate internationally"8

انٹرنیٹ پر دستیاب علمی انسائیکلوپیڈیا "وکی پیڈیا" کے مطابق گلوبلائزیشن بین الاقوامی ناگزیریت کا عمل ہے جو دنیا بھر کی منڈیوں اور کاروبار کے باہم مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر ہونے کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے۔اس کی بنیادی وجہ ٹیلی کمیونی کیشن بشمول انٹرنیٹ ہیں جو عہد حاضر میں گلوبلائزیشن کی قوت محرکہ ہے۔وکی پیڈیا میں گلوبلائزیشن کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"Globalization (or globalisation, also mundialisation or mundialization) is the process of international

CC BY

integration, required due to the increasing connectivity and interdependence of the world's markets and businesses"9

سٹین فورڈ انسائیکلوپیڈیا آف فلاسفی کے مطابق یہ اصطلاح بہت وسیع اور ہمہ گیر اثرات کی حامل ہے جس میں آزاد منڈیوں کا نظام اور آزادانہ تجارت اہم ہیں۔ اس کا اثر ہر شعبے پر پڑا ہے جس کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبے پر مغربی اور بالخصوص امریکی اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ انقلاب سے پھیلنے والی معلومات اور دنیا کے مقامی اور علاقائی اختلافات کو ختم کر کے یکساں معاشرے کا قیام گلوبلائزیشن کا بنیادی نظریہ ہے۔ سٹین فورڈ انسائیکلوپیڈیا آف فلاسفی گلوبلائزیشن کی ان الفاظ میں تعریف کرتا ہے:

"Globalization often functions as little more than a synonym for one or more of the following phenomena: the pursuit of classical liberal (or "free market") policies in the world economy ("economic liberalization"), the growing dominance of western (or even American) forms of political, economic, and cultural life ("westernization "or "Americanization"10

انویسٹ ورڈز ڈاٹ کام نے عالمی اثر و نفوذ کے مطابق گلوبلائزیشن کو عالمی منڈیوں اور تجارت کے باہم متعلق اور ایک دوسرے پر منحصر ہونے کا عمل قرار دیا ہے۔ یہ عمل گزشتہ دو دہائیوں میں بہت تیزی سے آگے بڑھا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی میں بہتری اور برق رفتاری نے لوگوں کے لیے سفر کرنا، معلومات کا تبادلہ اور بین الاقوامی کاروبار آسان کر دیا ہے۔ انویسٹ ورڈز ڈاٹ کام نے گلوبلائزیشن کی اصطلاح کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"Name for the process of increasing the connectivity and interdependence of the world's markets and businesses"11

امریکی دانش ور اور گلوبلائزیشن کے حامی بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر لسانیات، مؤرخ اور فلسفی نوم چومسکی کا کہنا ہے کہ گلوبلائزیشن ایک فائدہ مند نظام ہے اور اس سے انسانی حقوق کا تحفظ ممکن ہے۔ وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی ذی ہوش مخالف نہیں ہو سکتا کیونکہ گلوبلائزیشن کے زیر اثر بین الاقوامی کاروبار اور معاشیات کی وجہ سے انسانی حقوق کا تحفظ ممکن ہوا ہے۔ ماریہ احمد کو دیے ایک انٹرویو میں انہوں نے گلوبلائزیشن کی تعریف یوں متعین کی ہے:

"For the record, I am in favour of globalization. That's been true of the left and the labor movement since their modern originsٹI don't know of anyone opposed to globalization"12

گلوبلائزیشن کے موضوع پر اہم کتاب "گلوبلائزیشن" کے آسٹریلوی مصنف میلکم واٹرز کے مطابق معروف برطانوی عالم بشریات و معاشیات انتھونی گڈنز گلوبلائزیشن کو عالمی سماجی تعلقات کی شدت سے تعبیر کرتے ہیں جس کے زیر اثر دور دراز علاقے اس طرح مربوط ہو گئے ہیں کہ ہزارہا میل کے فاصلے کے باوجود مختلف علاقوں میں ایک جیسے حالات و واقعات جنم لے رہے ہیں۔ یہ ایک جدلیاتی عمل ہے جس سے یہ علاقائی واقعات بہت سی دور دراز جگہوں اور مختلف سمتوں میں پہنچ کر سماجی تعلقات کو مضبوط کرتے ہیں۔ گڈنز کے بقول:

"Globalisation can . . . be defined as the intensification of worldwide social relations which link distant localities in such a way that local happenings are shaped by events occurring many miles away and vice versa"13

بیلجیم کے معروف ماہر عمرانیات و بشریات آرمنڈ میٹلارٹ نے گلوبلائزیشن کو ایک شعبدہ قرار دیا ہے، جس کے ماتحت شہریوں کو بے خبر رکھ کر منڈیوں کی منطق کے ذریعے ایک دوسرے پر انحصار کے عمل کو فروغ دے کر دنیا کے مختلف ثقافتوں کے حامل لوگوں کے مابین ایک مواصلاتی رابطہ استوار کرنا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"One of those tricky words, one of those instrumental notions that ,under the effect of market logics and without citizens being aware of it, have been naturalized to the point of becoming indispensable for establishing communication between people of different cultures"14

CC BY

جدید ادبی اصطلاحات کے بارے میں لکھی گئی ڈاکٹر سہیل احمد خان اور محمد سلیم الرحمن کی مرتبہ کتاب "منتخب ادبی اصطلاحات" میں گلوبلائزیشن یا عالم گیریت کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"مختلف معاشروں کے آپس میں مربوط ہوتے جانے کے تیز رفتار عمل کو عالم گیریت کا نام دیا گیا ہے"15

جی سی یونیورسٹی لاہور میں "ادب اور عالم گیریت" کے موضوع پر ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سرمد صہبائی نے عالم گیریت کی یوں تعریف کی ہے:

"بیسویں صدی کے آخر میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف نے غریب ملکوں کو خوشحال کرنے کے لیے ایک عالم گیر معاشی انقلاب کا تصور پیش کیا ہے۔ ان کے سب سے بڑے کلائنٹ لاوارث اشتراکی تھے جو اب مغرب کے مخیر اصلاحی اداروں کی خیرات پر تھیٹر فار سوشل چینج کرتے ہیں"16

پشاور یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی کانفرنس بعنوان "عالمگیریت اور ادبی رجحانات" میں پڑھے گئے مقالے میں ڈاکٹر سلیم اختر کا کہنا ہے کہ:

"عالم گیریت ملٹی نیشنلز کا وہ اقتصادی ایجنڈہ ہے جس کی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ذریعے سے نکیل ڈال کر اقوام عالم کو اقتصادی لحاظ سے محکوم بنایا جاتا ہے۔ ماضی کی مانند قوموں کو سیاسی طور پر محکوم بنانے کا قدیم طریقہ متروک قرار پایا تو نیا دام لائے پرانے شکاری، اب اصل قوت اسلحہ کی نہیں بلکہ زر کی ہے جس سے اسلحہ بھی خریدا جا سکتا ہے"17

گلوبلائزیشن کے عمل کا بہاؤ ترقی یافتہ ممالک بالخصوص سپر پاور امریکہ سے غریب ممالک کی طرف ہے جس کی وجہ سے بہت سے اہل علم اسے "امریکنائزیشن" کہہ کر بھی مسترد کرتے ہیں۔ آصف فرخی اس تناظر میں عالمگیریت کو یوں بیان کرتے ہیں:

"سوویت یونین کے خاتمے کے بعد سے ایک ہی نظام عالمی بننے کے لیے رہ گیا ہے، وہ ہے امپیریلسٹک کیپیٹل اور باقی ساری دنیا کے لیے عافیت اسی میں ہے کہ اس کو قبول کر لے۔۔۔۔۔ یہ رجحانات ایک اور صورت کی طرف لیے جا رہے ہیں جہاں سب ایک جیسے کپڑے پہنیں گے (جینز)، ایک جیسے کھانے کھائیں گے (پیزا اور برگر)، ایک جیسی فلمیں دیکھیں گے (والٹ ڈزنی، ہالی ووڈ)، ایک جیسی موسیقی پر تھرکیں گے اور جھومیں گے (پاپ میوزک) اور ایک جیسی کتابیں پڑھنے لگیں گے اور وہ بھی ایک ہی زبان میں۔ گلوبلائزیشن کا یہ ایجنڈہ ظاہر ہے کہ امریکہ بہادر ہی طے کرے گا۔ اسی لیے بعض تجزیہ نگاروں نے گلوبلائزیشن کو فی الاصل "امریکنائزیشن" قرار دیا ہے۔"18

دور حاضر میں تیز ذرائع نقل و حمل کی وجہ سے جو برق رفتاری آئی ہے وہ گلوبلائزیشن کا سب سے اہم رخ ہے۔ اس حوالے سے نثار عزیز بٹ کا کہنا ہے کہ:

"بیسویں صدی ایک لحاظ سے منفرد صدی ہے کہ ایک طرف تو یہ انسانی تاریخ کے ماضی حال اور مستقبل کا سنگم ہے، دوسرے پوری دنیا کا "آج" بڑی حد تک مشترک ہو چکا ہے۔ فاصلے تقریباً ناپید ہیں"19

ڈکشنریوں، انسائیکلوپیڈیاز اور علما و مفکرین کی ان متعین کردہ تعریفات کی روشنی میں دیکھا جائے تو گلوبلائزیشن کے عمل اور اس سے پیدا شدہ عالمی صورت حال کو مختلف زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ سادہ الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ گلوبلائزیشن دنیا کے ایک ہو جانے کا عمل ہے جس کی ابتدا آزاد منڈیوں اور آزادانہ تجارت کے نظام سے ہوئی اور اب اس نے تیز رفتاری سے زندگی کے ہر شعبے بشمول ادب کو اپنے حیطہ اثر میں لیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ذرائع نقل و حمل اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں پیدا ہونے والی برق رفتاری ہے جس نے دنیا کے فاصلے مٹا دے ہیں اور آن کی آن میں اشیا، انداز، طرز حیات اور نظریات ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ گلوبلائزیشن کا نظریہ دنیا کے سکڑ جانے اور دنیا کو ایک اکائی کی صورت میں دیکھنے کی کوشش پر مبنی ہے۔ ایک ایسی اکائی جس میں تمام اجزا ایک دوسرے سے مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر ہوں۔ اس وجہ سے پیدا شدہ صورت حال کو جدید اصطلاح میں مارشل میک لوہن کے بقول "گلوبل ولیج"20 کہا گیا جو اب گاؤں سے بھی مزید سکڑ کر "گلوبل ہٹ" تک پہنچ گیا ہے جہاں دنیا بھر کی معلومات صرف ایک کلک کے فاصلے پر ہیں اور کمرے میں بیٹھ کر پوری دنیا کے حالات و واقعات سے باخبر رہنا ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اسی کے نتیجے میں دنیا بھر کے لوگوں کا رہن سہن، خوراک و لباس اور خیالات تک یکساں ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس اصطلاح کا ظاہر بہت خوبصورت ہے جس سے لگتا ہے کہ اس کو رائج کرنے والے لوگ دنیا کو بہتر بنانے اور تمام دنیا کے انسانوں کو ترقی کے عمل میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی ان کی مراد یہ ہے کہ غریب ممالک کے لوگ بھی ترقی یافتہ ملکوں کے عوام کی طرح جدید ترین مصنوعات سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے طرز زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ میلکم واٹرز کے نزدیک یہ گلوبلائزیشن نابرابری کے خاتمے، انسانی حقوق کے تحفظ، ماحولیاتی اقدار، سائنسی علوم، اور تانیثیت کے فروغ کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"It also involves at least opportunities for expansions of collective responsibility for the mitigation of inequality, of human rights, of environmental values and of feminism "21

CC BY

یہ بات درست ہے کہ گلوبلائزیشن کا عمل کئی طرح سے فائدہ مند بھی ہے اور دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں پر اس کے مثبت اثرات پڑ رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک اس عمل میں سرمایہ اکٹھا کر رہے ہیں جب کہ ترقی پذیر اور غریب ممالک کے لوگوں کی نا صرف آمدنی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ ان کو جدید طرز زندگی کی سہولیات بھی فراہم ہوئی ہیں۔ یہ درست ہے کہ گلوبلائزیشن کے فوائد سب لوگوں کے لیے یکساں نہیں لیکن یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ اس عمل کے زیر اثر دنیا کے اکثر و بیشتر لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے فوائد میں سے چند اہم مندرجہ ذیل ہیں:

☆------ تیز تر ذرائع نقل و حمل سے فاصلے مٹ گئے ہیں۔

☆------ میڈیا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے معلومات کی ترسیل میں برق رفتاری آئی ہے۔

☆------ پس ماندہ ممالک کے عوام بین الاقوامی رجحانات اور علوم سے استفادہ کر رہے ہیں۔

☆------ پس ماندہ ممالک کے عوام جدید ترین تحقیقات اور ایجادات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

☆------ دنیا ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے اور مختلف معاشروں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع مل رہا ہے۔

☆------ کسانوں کو جدید طریقہ زراعت سے آگاہی حاصل ہوئی ہے۔

☆------ بیرونی سرمایہ کاری سے روزگار میں اضافہ ہوا اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ملازمت کے مواقع پیدا ہوئے۔

☆------ سرمائے کی عالمی ترسیل ممکن ہوئی ہے۔

☆------ کاروباری مسابقت میں اضافہ ہوا ہے۔

☆------ مقابلے کی منڈی کی وجہ سے اشیا کے معیار میں بہتری آئی ہے۔

☆------ غیر ملکی تجارت میں اضافہ ہوا ہے۔

☆------ صارف دوست کلچر وجود میں آیا ہے جس سے صارف کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

☆------ تکنیکی معلومات کا حصول ممکن اور آسان ہوا ہے۔

☆------ مختلف ثقافتیں ایک دوسری سے متعارف ہوئی ہیں۔

☆------ تعلیم عام ہو گئی ہے۔

☆------ جرائم اور غیر اخلاقی اقدار کے لیے بین الاقوامی قانون سازی کی گئی ہے۔

☆------ ماحولیاتی بچاؤ کی عالمی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

☆------ جانوروں کے حقوق سے آگاہی اور قانون سازی ہوئی ہے۔

☆------ سمندری حیات کا تحفظ ممکن ہوا ہے۔

☆------ جنگلی حیات کا تحفظ ممکن ہوا ہے جس سے مختلف انواع کے ناپید ہونے کا عمل سست کیا گیا ہے۔

☆------ جغرافیائی رکاوٹیں دور ہوئی ہیں۔

دوسری طرف اس اصطلاح اور تحریک کے باطن میں جھانک کر دیکھا جائے تو اس کے پیچھے وہی ذہنیت کارفرما نظر آتی ہے جو استعماریت یا سامراجیت کے پیچھے تھی یعنی اس کا مطمع نظر دوسرے ملکوں اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنا اور ان پر اپنا تسلط قائم کرنا ہے۔ استعماری یا سامراجی نظام میں دوسرے ملکوں پر فوج کشی کی جاتی تھی اور ان کو زیر نگیں کر کے نوآبادیات میں تبدیل کیا جاتا تھا۔ اب فوج کشی کے بغیر وہی مقاصد ان ممالک کی معیشت پر قبضہ کر کے حاصل کیے جاتے ہیں۔ یہی نظریہ میلکم واٹرز کا ہے جو گلوبلائزیشن کو سرمایہ دارانہ نظام کی توسیع قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق:

"Globalization represents an expansion of capitalist production, market-based consumption and Western culture"22

عالمی منڈیوں پر ترقی یافتہ اور امیر ممالک کی اجارہ داری سے عالمی سرمایہ ترقی یافتہ ممالک میں مرتکز ہو رہا ہے جو سارے معاشی نظام میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گلوبلائزیشن کی زد میں آنے والے غریب اور ترقی پذیر ممالک دن بدن معاشی بدحالی اور تنزل کا شکار ہو رہے ہیں جب کہ ان ممالک میں سرمایہ کاری کرنے والے ممالک ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ گلوبلائزیشن عالمی ماحول کی تباہی، مزدوروں کے استحصال، اور وینڈل ازم کا بھی پیش خیمہ ہے۔ گلوبلائزیشن کے نقصانات کی جانب دیکھیں تو ان کی فہرست بھی مختصر نہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ ان نقصانات کی زد میں اکثر صارفین ہی آتے ہیں۔ دوسرے کثیر القومی کمپنیاں اپنے فوائد کے لیے میزبان ممالک اور اپنے مزدوروں کی خواہشات کا خیال نہیں رکھتیں اور اپنے حالات بہتر کرنے کے لیے ان ممالک اور وہاں سے لیے گئے مزدوروں کو کسی بھی وقت بے روزگاری کا تحفہ دے دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر گیارہ ستمبر کو ٹریڈ ٹاور اور پینٹاگان پر حملوں کے بعد ہوائی کمپنیوں نے صرف امریکہ میں ایک لاکھ ملازمین کو فارغ کر دیا جب کہ ان کے دوبارہ کہیں ملازمت حاصل کرنے کے امکانات بہت ہی کم تھے۔23 اسی طرح اس واقعے کے بعد دنیا بھر میں ملٹی نیشنل کمپنیوں نے اپنے وسائل بڑھانے کے لیے لاکھوں ملازمین کو نوکری سے نکال دیا۔ پاکستان میں بھی ڈاؤن سائزنگ کے نام پر لوگوں کو گولڈن شیک ہینڈ کے ذریعے روزگار سے محروم کیا گیا۔ اس طرح گلوبلائزیشن کا عمل بہت سے لوگوں کے لیے ڈراؤنا خواب بھی بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ٹونی شیر اتوا اپنی کتاب "انڈرسٹینڈنگ گلوبلائزیشن" میں لکھتے ہیں:

"There was no doubt that globalization existed and was responsible for most of the misfortunes of the world, from environmental degradation and vandalism, to the worldwide exploitation of workers. For them it was a reality which had changed the world, with negative consequences for their lives."24

دیکھا جائے تو گلوبلائزیشن اپنے دامن میں بعض فوائد کے ساتھ بہت سے نقصانات بھی سمیٹے ہوئے ہے۔ عالمی یکسانیت کے عمل میں جو قباحتیں اور نقصانات ہیں ان میں سے چند اہم نقصانات مندرجہ ذیل ہیں:

☆------ پسماندہ ممالک میں صارف کلچر کے فروغ سے ان کی پیداواری حیثیت متاثر ہوئی ہے۔
☆------ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے صارف ملکوں کا سرمایہ امیر ملکوں میں چلا جاتا ہے۔
☆------ بیماریاں (ایڈز، برڈ فلو، سوائن فلو، ڈینگی بخار، کرونا وغیرہ) تیزی سے دنیا کے بیشتر علاقوں میں پھیل جاتی ہیں۔
☆------ مقامی ثقافتوں کی شناخت مٹ رہی ہے۔
☆------ جدید ترین کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کی وجہ سے دنیا تباہی کے دھانے پر پہنچ گئی ہے۔
☆------ صنعتوں کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی بڑھ رہی ہے۔
☆------ گلوبل وارمنگ کا مسئلہ شدت اختیار کر رہا ہے
☆------ مقامی کاروبار ختم ہونے سے بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔
☆------ بچوں کی مشقت اور غلامی میں اضافہ ہوا ہے۔
☆------ جرائم اور دہشت گردی میں جدت اور اضافہ ہو رہا ہے
☆------ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کا رجحان بڑھ گیا ہے۔
☆------ فاسٹ فوڈ سے صحت کو سنگین مسائل کا سامنا ہے۔
☆------ پیک شدہ کھانے پینے کی اشیا کی ترسیل میں مختلف عقائد کے ماننے والوں کے لیے حلال حرام کا خیال نہیں رکھا جاتا۔
☆------ سرمائے کے ارتکاز سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو رہے ہیں۔

گلوبلائزیشن کے حسن و قبح پر نظر ڈالیں تو یہ نظریاتی طور پر ایک بہتر رجحان ہے جس سے دنیا بھر کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنا مقصود ہے لیکن عملی طور پر یہ ویسے سامنے نہیں آیا جیسے نظریاتی طور پر تھا۔ اس کو اس کی روح کے مطابق استعمال نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اس کی شکل بگڑ گئی ہے اور اس میں ملٹی نیشنل کمپنیوں اور سرمایہ دار ملکوں کے لالچ کی وجہ سے بہتری کا امکان بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی وجہ سے یہ نظریہ اپنے اصلی مقصد سے ہٹ گیا ہے اور اس میں ابتری شامل ہو گئی ہے۔ اس دوہری صورت حال کا جائزہ انور

CC BY

چودھری نے یوں لیا ہے:

"دنیا کی بڑی معاشی طاقتوں نے اپنے مفادات کے لیے جو صورت حال پیدا کی ہے "کارپوریٹ گلوبلائزیشن" اس کی سب سے اہم صورت ہے۔ اگر معاشرتی انصاف اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو بین الاقوامی معاشیات کوئی برا عمل نہیں مگر زیادہ سے زیادہ منافع کمانے اور وسائل پر قبضہ جمانے کی نیت سے وجود میں آنے والی آزاد معیشت میں یہ ممکن نہیں ہے۔"25

گلوبلائزیشن کی اصطلاح تو 80ء کی دہائی میں منظر عام پر آئی اور اسی وقت اسے ایک تحریک کے طور پر دنیا بھر میں مقبول کروانے کی کوششیں کی گئیں لیکن اگر اس کا مطلب اگر تجارتی دائرے کو وسیع کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر معاشروں سے اثر قبول کرنا ہے تو یہ عمل تو عہد قدیم میں اسی وقت شروع ہو گیا تھا جب پہلا تاجر اپنا سامان لے کر دوسرے ملک یا شہر میں گیا تھا وہیں سے دوسرے ممالک کی ثقافت سے شناسائی کا عمل شروع ہوا تھا۔ اس کی نسبتاً جدید شکل پندرھویں اور سولھویں صدی میں منظر عام پر آئی جب مختلف یورپی ممالک نے "عہد دریافت" میں تقریباً تمام نامعلوم دنیا بالخصوص امریکہ کو دریافت کیا۔

"Globalization caused an enormous increase in the power of the capitalist class because it opened up new markets for it. Indeed, the discovery of America and the opening of navigation routes to Asia established a 'world-market' for modern industry"26

اس کے بعد "عہد تجارت" شروع ہونے پر اپنے تجارتی مشن ہر سمت میں روانہ کئے اور نئے نئے تجارتی راستے دریافت کیے۔ نہر سویز اور نہر پانامہ کے ذریعے بڑے سمندروں کو ملا کر بحری فاصلوں کو مختصر کیا۔ اس طرح دنیا میں ہر جگہ اپنی اور اپنی مصنوعات کی ترسیل کو ممکن بنایا۔ اس وقت پرتگال، سپین، ہالینڈ، فرانس اور برطانیہ وغیرہ پوری دنیا میں اپنی تجارتی کمپنیوں کی شکل میں پہنچ گئے اور اس طرح دنیا میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ظہور ہوا۔ گلوبلائزیشن کے ضمن میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کو موجودہ گلوبلائزیشن کا نقش اول کہا جا سکتا ہے جو 1602ء میں قائم ہوئی۔ وکی پیڈیا کے مطابق:

"The Dutch East India Company was the first company in the world to issue shares, an important Driver for Globalization"27.

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہالینڈ کے سٹیٹ جنرل نے اکیس برس کے لے لے ایشیا میں سرگرمیوں کا پروانہ دیا۔ یہ دنیا کی پہلی تجارتی کمپنی تھی جس نے سٹاک جاری کیے اور جس نے حکومتی اختیارات کا استعمال کیا جن میں جنگیں لڑنے، جنگی قیدی بنانے، تجارتی اور دفاعی معاہدے کرنے، سکے ڈھالنے اور نو آبادیات قائم کرنے جیسے اختیارات بھی شامل ہیں۔28 انہی ملٹی نیشنل کمپنیوں کا جدید اور تیز تر نظام گلوبلائزیشن کہلاتا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنے آغاز ہی سے تجارت کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی دخیل رہی ہیں اور ہندوستان پر تو ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی ایک تجارتی کمپنی کسی بادشاہ کی طرح سال ہا سال حکومت کرتی رہی ہے۔ سید عظیم اپنی کتاب "ملٹی نیشنل کمپنیاں" میں لکھتے ہیں:

"آج سے ڈھائی صدی پہلے بھی کمپنیاں اسی طرح بادشاہتوں کی اتھل پتھل سے مفادات حاصل کرتی رہی ہیں جس طرح آج ملٹی نیشنل کمپنیاں حکومت کے آنے اور جانے سے اپنے مالی مفادات کو تحفظ دیتی ہیں۔"29

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ماضی میں جیری بینتھم کا لیسے فیر اور یوٹیلیٹیریزم کا نظریہ، تھامس رابرٹ مالتھس کا انسانی آبادی کے شماریاتی تجزیہ کا نظریہ، جان سٹورٹ مل کا نظریہ سیاسی معاشیات اور کال مارکس کا نظریہ "مزدور کا کوئی وطن نہیں ہوتا"30 بھی اسی سمت میں اٹھائے جانے والے اقدامات تھے۔ تاہم انیسویں صدی میں لبرلائزیشن کو گلوبلائزیشن کا پہلا دور کہا جاتا ہے جس میں بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کا رجحان تیزی سے بڑھا۔ پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد بین الاقوامیت کی تحریک کے زیر اثر ٹیکنالوجی میں برق رفتار ترقی اور تیزی کی بدولت دنیا بھر میں آمد و رفت آسان ہو گئی جس سے تجارت کا دائرہ وسیع تر ہو گیا۔ اس وقت آزادانہ تجارت کے لیے بہت سے عالمی معاہدے کیے گئے اور کئی عالمی مالیاتی اداروں کا قیام عمل میں آے اجن میں مندرجہ ذیل معاہدے اور ادارے شامل ہیں:

GATT General Agreement on Terrif and Trade

NAFTA North Americal Free Trade Area

CC BY

IMF	International Monitery Fund
WB	World Bank
WTO	World Trade Organization

ان عالمی معاہدوں اور اداروں کے قیام سے عالمی تجارت تیز تر ہو گئی اور 1980ء کی دہائی میں امریکہ کے صدر رونالڈ ریگن اور برطانیہ کی وزیر اعظم خاتون آہن مارگریٹ تھیچر نے آزاد منڈیوں کا نظام متعارف کروایا۔ گلوبلائزیشن کی جدید لہر کا نقطہ آغاز اسی کو سمجھنا چاہیے۔ اس وقت دونوں رہنماؤں کی پشت پر ان کی مضبوط حکومتیں تھیں جنھوں نے اس نظریے کو آن کی آن میں دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ عالمی تجارت کے اس مشترکہ منصوبے کا مقصد بین الاقوامی تجارت پر اپنی اجارہ داری قائم کر کے عالمی منڈیوں پر قبضہ کرنا اور اپنی مصنوعات کی ترسیل سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرنا تھا لیکن امریکہ اپنے سرمایہ دارانہ نظام اور اپنی کرنسی کو استحکام دینے کے لیے اس نظام میں تبدیلیاں لاتا رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گلوبلائزیشن کا عمل تیز رفتاری سے وقوع پذیر نہیں ہو سکا۔ جیسا کہ سید عظیم کے بقول:

"اسی کی دہائی کی تبدیلیوں کی بازگشت 90ء کی دہائی میں بھی جاری ہے۔ اس دور کی نمایاں خصوصیات ایک دفعہ پھر امریکی ڈالر کی بالادستی کو چیلنج اور قومی بنیادوں پر سرمایہ دارانہ مخاصمت اور گلوبلائزیشن کی طرف بہت تھوڑی پیش رفت ہے۔" 31

80ء کی دہائی میں مقبول نظریہ "مابعد جدیدیت" کا تھا۔ اس کے بعد گلوبلائزیشن کے عمل کو فروغ دیا گیا جس کا مقصد الفِ ثالث میں تمام انسانی معاشروں کے ایک یکساں معاشرے میں ڈھال دینا تھا۔ گلوبلائزیشن کے عمل کو اصل مہمیز 11 ستمبر کو امریکہ کے اہم ترین تجارتی مرکز ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور دفاعی ہیڈ کوارٹر پینٹاگون پر دہشت گردوں کے فضائی حملوں نے دی۔ اس واقعے کے بعد دنیا کے بیش تر ممالک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں جبری شرکت کی وجہ سے امریکہ کے ساتھ مل گئے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ عراق لیبیا، شام وغیرہ میں بھی جاری رہا۔ اس سے دنیا میں طاقت کا قابل تقلید ایک ہی مظہر باقی بچا اور وہ امریکہ تھا عالمی سطح پر اسی کی پیروی کا عمل گلوبلائزیشن ہے۔

عالمگیریت نے جہاں دنیا کے مختلف حصوں کو آپس میں جوڑ کر ایک نئے عالمی نظام کی بنیاد رکھی ہے، وہاں اس کے اثرات نے اردو ادب اور ثقافت کو بھی گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اردو ادب نے عالمگیریت کے اس عمل میں نئی سمتیں اپنائی ہیں اور عالمی ثقافتوں کے اثرات کو اپنے اندر سمویا ہے۔ عالمی سطح پر پھیلتی ہوئی ثقافتی، سماجی، اور اقتصادی تبدیلیوں نے اردو ادب میں جدت، تنوع اور جدیدیت کو فروغ دیا ہے، جس کے نتیجے میں ادب کی روایتی شکلیں تبدیل ہو رہی ہیں۔ تاہم، یہ عمل کچھ چیلنجز بھی لے کر آیا ہے، جیسے کہ مقامی ثقافتوں کی شناخت کا تحفظ اور عالمی ثقافت کے اثرات کے درمیان توازن کا قیام۔ اردو ادب میں عالمی موضوعات اور مسائل کی عکاسی نے اسے ایک نئی جہت دی ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ مقامی ادب کی خود مختاری اور اس کی اصل شناخت کی اہمیت کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس نتیجے پر پہنچتے ہوئے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ عالمگیریت نے اردو ادب کو ایک عالمی سطح پر متعارف کرایا ہے، لیکن اس کے اثرات کو مثبت اور منفی دونوں طرح سے دیکھنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اہم ہے کہ اردو ادب کے تخلیق کار عالمی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیں اور اپنے ادب میں توازن پیدا کریں تا کہ مقامی ثقافت کی بنیاد پر عالمی اثرات کا مفید استعمال ہو سکے۔ یہ مقالہ اردو ادب میں عالمگیریت کے اثرات کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے اور یہ مستقبل میں ہونے والی تحقیق کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات:

1.Qurashi, B.A.; Kitabistan 21st Centuary Practical Dictionary; Lahore; Kitabistan Publishing Co .pp289.
2.Waters, Malcolm;(2001,Second edition) Globalization;New York;Routledge. pp20
3. Oxford Popular School Dictionary;(2008);New York;Oxford University Press
4.Safra,Jacob E. ed.(2005)15th edition;The New Encyclopeadia Britannica, vol.20;Chicago;The New Encyclopeadia Britannica.Inc;pp133(
5.Pappas,Theodore, Ed.(2003)Britannica Concise Encyclopedia; London; Encyclopaedia Britannica,Inc. p 752
6.http://oxforddictionaries.com/definition/english/globalization?q=globalization
7.http://www.merriam-webster.com/dictionary/globalization

CC BY

8.http://www.collinsdictionary.com/dictionary/english/globalization
9.http://en.wikipedia.org/wiki/Globalization
10.http://plato.stanford.edu/entries/globalization/#Bib
11.http://www.investorwords.com/2182/globalization.html
12.http://www.chomsky.info/interviews/2006----.htm

13.Waters ,Malcolm;(2001,Second edition) Globalization;New York;Routledge. pp4

14.Tony Schirato and Jen Webb;2003;Understanding Globalization; London; SAGE Publications.pp1

15۔ سہیل احمد خان،ڈاکٹر(2005)منتخب ادبی اصطلاحات؛لاہور؛شعبہ اردو،جی س یونیورسٹی؛ص99

16۔خطبہ سرمد صہبائی مشمولہ سہیل احمد خان،ڈاکٹر، مدیر(2007)۔ تحقیق نامہ۔لاہور:شعبہ اردو،جی سی یونی ورسٹی۔ص77,78

17۔ سلیم اختر،ڈاکٹر،"عالمگیریت اور جدید ادبی رجحانات"مشمولہ بادشاہ منیر بخاری ایڈیٹر(2006)خیابان؛پشاور؛شعبہ اردو جامعہ پشاور۔ص ا

18۔خطبہ آصف فرخی مشمولہ سہیل احمد خان،ڈاکٹر، مدیر(2007)۔ تحقیق نامہ۔لاہور:شعبہ اردو،جی سی یونی ورسٹی۔ص64 تا67

19۔خطبہ نثار عزیز بٹ مشمولہ سہیل احمد خان،ڈاکٹر، مدیر(2007)۔ تحقیق نامہ۔لاہور:شعبہ اردو،جی سی یونی ورسٹی۔

20.Waters, Malcolm;(2001,Second edition) Globalization;New York;Routledge. pp12

21.Waters, Malcolm;(2001,Second edition (Globalization;New York;Routledge. pp232

22.Waters, Malcolm;(2001,Second edition) Globalization;New York;Routledge. pp232
23.Tony Schirato and Jen Webb; 2003; Understanding Globalization; London; SAGE Publications.pp2

24.Tony Schirato and Jen Webb;2003;Understanding Globalization; London; SAGE Publications.pp9(

25۔انور چودھری،ایڈیٹر(2005)عالمگیریت اور پاکستانی سماج؛لاہور؛ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ،پاکستان،صii

26.Waters, Malcolm;(2001,2nd edition) Globalization;New York;Routledge .pp8(

27.http://en.wikipedia.org/wiki/globalization(
28.http://en.wikipedia.org/wiki/Dutch_East_India_Company

۲۹۔سید عظیم(2004، طبع چہارم)ملٹی نیشنل کمپنیاں؛لاہور؛دارالشعور؛ص ۸۲

۳۰۔

۳۱۔سید عظیم(2004، طبع چہارم)ملٹی نیشنل کمپنیاں؛لاہور؛دارالشعور؛ص ۱۵۴

CC BY